# "زندگی میں مقصد کی تلاش کیسے کی جانی چاہیے، بائبل اِس بارے میں کیا کہتی ہے؟"

جواب: زندگی میں ہمارا کیا مقصد ہونا چاہیے اِس بارے میں بائبل بڑی واضح ہے۔ پرانے اور نئے دونوں عہدناموں میں شامل لوگوں نے تلاش کی اور زندگی کے مقصد کو دریافت کیا۔ سلیمان نے جو زمین پر کبھی سب سے زیادہ دانشمند آدمی تھا زندگی کی بے ثمری کی کیفیت (باطل ہونے) کو دریافت کیا اور سب کچھ باطل اُس وقت ہوتا ہے جب زندگی صرف دنیا کے لیے رہ جاتی ہے۔ وہ واعظ کی کتاب میں نتیجہ خیز بیان پیش کرتا ہے: حاصل کلام یہ ہے۔ "خدا سے ڈر اور اُس کے حکموں کو مان کہ انسان کا فرضِ کُلی یہی ہے۔ کیونکہ خدا ہر ایک فعل کو ہر ایک پوشیدہ چیز کے ساتھ خواہ بھلی ہو خواہ بُری عدالت میں لائے گا" (واعظ 12 باب 13- 14 آیات)۔ سلیمان کہتا ہے کہ زندگی کا مقصد صرف اور صرف خدا کا احترام کرنا اور اُس کے حکموں پر عمل کرنا ہے کیونکہ ایک دن ہمیں اُس کے سامنے عدالت میں حاضر ہونا ہے۔ ہماری زندگی کے مقصد کا ایک اہم حصہ خداوند کا خوف ماننا اور اُس کی فرمانبرداری کرنا ہے۔

ہمارے مقصد کا ایک اور حصہ اِس زمین پر اپنی زندگی کو ایک خاص نقطہِ نظر سے دیکھنا بھی ہے۔ وہ لوگ جو اس زمینی زندگی پر توجہ مرکوز کرتے ہیں اُن کے برعکس داؤد بادشاہ اپنے اطمینان کے لیے آئنُ

دہ زندگی پر نگاہ لگاتا ہے، اور کہتا ہے "پر مَیں تو صداقت میں تیرا دیدار حاصل کروں گا۔ مَیں جب جاگوں گا تو تیری شباہت سے سیر ہوں گا" (17 زبور 15 آیت)۔ داؤد کے لیے مکمل اطمینان اُس دن ہو گا جب وہ (آئندہ زندگی میں) خداوند کا چہرہ تکتے ہوئے (اُس کی رفاقت میں) جلالی بدن میں اُٹھ کھڑا ہو گا (1 یوحنا 3 باب 2 آیت)۔

73 زبور میں آسف بیان کرتا ہے کہ کیسے وہ شریروں اور مغروروں کے بارے میں حسد میں مبتلا تھا جنہیں کسی طرح کی کوئی فکر مندی نہیں بلکہ وہ دوسرے لوگ سے فائدہ اُٹھاتے اور اپنا مال جمع کرتے ہیں مگر جب وہ اُن کے آخری انجام پر نگاہ ڈالتا ہے تو تسلی پاتا ہے۔ اس کے برعکس آسف کے لیے جو چیز سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے وہ اُسے 25 آیت میں بیان کرتا ہے "آسمان پر تیرے سوا میرا کون ہے؟ اور زمین پر تیرے سوا میں کسی کا مشتاق نہیں"۔ آسف کے لیے خدا کی رفاقت زندگی میں سب چیزوں سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ اور یقیناً اِس رفاقت کے بغیر زندگی اپنا حقیقی مقصد کھو دیتی ہے۔

پولس رسول اُن سب باتوں اور چیزوں کے بارے میں بیان کرتا ہے جو اُس نے جی اُٹھے یسوع سے ملنے سے پہلے مذہبی طور پر حاصل کی تھیں اور یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ یسوع کو جاننے کی فضیلت کے مقابلے میں وہ چیزیں اب اُس کے لیے گندگی کے ایک ڈھیر کی مانند ہیں۔ افسیوں 3 باب 9- 10 آیات میں پولس رسول بیان کرتا ہے کہ وہ مسیح کو جاننے اور "اُس میں پائے جانے"، اُس کی راستبازی حاصل کرنے، اور اُس میں ایمان کے وسیلہ سے زندہ رہنے کے علاوہ کچھ نہیں چاہتا حتیٰ کہ اِس کے لیے اُسے بہت زیادہ دُکھ اور موت ہی کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑے۔ پولس کی زندگی کا مقصد مسیح کو جاننا، اُس میں

ایمان کے وسیلہ سے راستبازی کو حاصل کرنا اور اُس کی رفاقت میں رہنا تھا، چاہے اِس مقصد کا حصول اُس کے لیے دُکھ کا باعث تھا اِس بات سے اُسے کوئی پرواہ نہیں تھی (2 تیمتھیس 3 باب 12 آیت)۔ آخر میں وہ اُس وقت کا انتظار کرتا ہے جب وہ "مُردوں میں سے جی اٹھنے کے عمل" کا حصہ ہو گا۔

خدا نے اصل میں انسان کو جیسا تخلیق کیا تھا اُسی لحاظ سے اُس نے انسان کی زندگی کے مقصد کو بھی متعین کیا تھا:

اَ. خدا کو جلال دینا اور اُس کی رفاقت سے لطف اندوز ہونا،

ب. دوسرے لوگوں سے اچھی رفاقت رکھنا،

ج. کام کرنا،

د. اور زمین کو معمور و محکوم کرنا۔

لیکن انسان کے گناہ میں پڑنے کی وجہ سے خدا کے ساتھ ہماری رفاقت ٹوٹ گئی ہے، دوسرے لوگوں کے ساتھ ہمارے تعلقات تناؤ کا شکار ہو گئے ہیں ،کام کرنا ہمیں ہمیشہ ہی مایوس کن دکھائی دیتا ہے اور انسان کو فطرت پر اپنے تسلط کی کسی بھی طرح کی شکل کو قائم رکھنے کے لیے شدید محنت کرنی پڑتی ہے۔ صرف یسوع مسیح پر ایمان کے وسیلہ سے خدا کے ساتھ رفاقت کو بحال کر کے ہی زندگی کے مقصد کو پھر سے دریافت کیا جا سکتا ہے۔

انسان کی زندگی کا مقصد خدا کے نام کو جلال دینا اور اُس کی رفاقت سے ہمیشہ لطف اندوز ہونا ہے۔ ہم خداوند کا خوف ماننے اور اُس کی فرمانبرداری کرنے، اپنی آنکھیں مستقبل کے اپنے آسمانی گھر پر مرکوز کرنے اور خدا کو قریب سے جاننے کے ذریعہ سے اُس کے نام کو جلال دیتے ہیں۔ ہم اپنی زندگیوں کے لیے خدا کے مقصد کی پیروی کرنے کے ذریعے اُس کی رفاقت سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور یہ سب ہمیں حقیقی اور دائمی خوشی یعنی وہ بھرپور زندگی جو خدا ہمارے لیے چاہتا ہے کا تجربہ کرنے کے قابل بناتا ہے۔